



## سوال

(222) تشہد میں انگلی کس وقت بلانی چاہیے ؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشہد میں انگلی کس وقت بلانی چاہیے شروع سے لے کر آخر سلام تک بلانی چاہیے جو لوگ نہیں جانتے ان کے بارے میں وضاحت فرمائیں اور ان کی روایت «یُسَبِّرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يَحْرُكُهَا» (مشکوٰۃ) کے بارے میں وضاحت فرمائیں اور احادیث مسند احمد والی لکھ کر سعادت فرمائیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشکوٰۃ باب التشہد فصل اول کی پہلی حدیث :

«عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا فِي التَّشَهُّدِ رَخَّ نَقَلَ كَرْنَهُ كَيْفَ بَعْدَ لِحَاظِهِ «وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ بَأَسْطِنَا عَلَيْنَا» (رواه مسلم)

”جب نبی ﷺ بیٹھے نماز میں تو رکعت اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اور اٹھالیے دائیں ہاتھ کی وہ انگلی جو انگوٹھے سے ملی ہے اس سے دعا کرتے اور بائیں ہاتھ گھٹنے پر اس پر پھیلائے ہوئے“

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشہد کے لیے بیٹھے ہی دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اٹھایا کرتے تھے پھر اس حدیث میں جیسے دونوں ہاتھوں کے گھٹنوں پر رکھنے کے لیے لفظ ”وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ“ استعمال ہوئے ہیں ویسے ہی انگلی اٹھانے کے متعلق لفظ ”رَفَعَ أَصْبَعَهُ الْيُمْنَى“ استعمال ہوئے ہیں تو اب ان دونوں میں سے اول الذکر کو سلام تک قرار دینا اور ثانی الذکر کو ایک لمحہ بھر قرار دینا کس دلیل کی بنیاد پر ہے؟

مشکوٰۃ باب التشہد فصل ثانی کی پہلی حدیث کے آخر میں ہے فَرَأَيْتُمْ مَحْرُكًا يَدْعُو بِهَا (رواه ابوداؤد والدرمی)

”پس میں نے آپ کو دیکھا آپ اس کو حرکت دیتے اس کے ساتھ دعا کرتے“ یہی روایت ”وَلَا يَحْرُكُهَا“ تو اس کے متعلق شیخ البانی حفظہ اللہ تعالیٰ تعلیق مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں : «فَأَلْتَقُولُ بَأَنَّ إِسْنَادَهُ صَحِيحٌ لِأَسْحَفِي لَبْدَه - عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ نَبِيٌّ : وَلَا يَحْرُكُهَا - شَاذٌ أَوْ مُنْكَرٌ عِنْدِي لِأَنَّ ابْنَ عَجَلَانَ لَمْ يَبْثُثْ عَلَيْهِ» رَخَّ خَلَصَ يَدَيْهِ كَوْنَهُ حَرَكَتِ جِيْنَةَ وَالِي رِوَايَتِ صَحِيحٌ نَحْنُ مَسْنَدٌ أَحْمَدُ وَالِي حَدِيثِ مَنْدَرَجِ ذَلِيلٌ هِيَ : «وَعَنْ عَطَايَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَمِينًا رَجُلٌ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَبَتْ فَمَوْضِعًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَبَتْ فَمَوْضِعًا ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ؟ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ عَبْدٍ



مسئلہ ازارہ» (ذکرہ البیہی فی مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۵ و قال رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح (مرعاة ج ۱ ص ۲۰۹)

’ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جبکہ اس کا ازار (حد شرعی) سے نیچے تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا جائیں وضوء بنائیں وہ گیا اس نے وضوء کیا اور واپس آیا آپ ﷺ نے فرمایا جائیں وضوء بنائیں ایک شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے اسے وضوء بنانے کا حکم کیوں دیا آپ نے جواب دیا وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا تھا جبکہ اس کی چادر (حد شرعی سے) نیچے تھی اور اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرمائے جس کا ازار ٹخنوں سے نیچے ہو‘

البوداودالی حدیث کے متعلق امام نووی ریاض الصالحین میں لکھتے ہیں رواہ البوداود باسناد صحیح علی شرط مسلم۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## احکام و مسائل

### نماز کا بیان ج 1 ص 192

#### محدث فتویٰ